علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

(شعبۂ اردو)

وارننگ

عزیز طلبہ! آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ

-1 اگر آپ اپنی امتحانی مشق میں کسی اور کی تحریر میں سے مواد چوری کر کے لکھیں گے یا آپ اپنی امتحانی مشق کسی دوسرے طالب علم سے لکھوائیں گے تو آپ سرٹیفکیٹ یا ڈگری سے محروم ہو سکتے ہیں، خواہ اس کا علم کسی بھی مرحلے پر ہو جائے۔

-2 کسی دوسرے سے ادھار لی گئی یا چوری کی گئی امتحانی مشق پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ''مواد کی چوری'' Plagiarism پالیسی کے مطابق سزا دی جائے گی۔

کورس: اردو لازمی بک ون (363) سمسٹر: خزاں، 2021ء
سطح: انٹرمیڈیٹ

برائے مہربانی امتحانی مشقیں حل کرنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے

(ہدایات برائے میٹرک، ایف اے اور بی اے پروگرامز)

-1 تمام سوالات کے نمبر مساوی ہیں البتہ ہر سوال کی نوعیت کے مطابق نمبر تقسیم ہوں گے۔
-2 سوالات کو توجہ سے پڑھیے اور سوال کے تقاضے کے مطابق جواب تحریر کیجیے۔
-3 مقررہ تاریخ کے بعد/تاخیر کی صورت میں امتحانی مشقیں اپنے متعلقہ ٹیوٹر کو بھیجنے کی صورت میں تمام تر ذمہ داری طالب علم پر ہو گی۔
-4 آپ کے تجرباتی اور نظریاتی طرزِ تحریر کی قدر افزائی کی جائے گی۔
-5 غیر متعلقہ بحث/معلومات اور کتب، سٹڈی گائیڈ یا دیگر مطالعاتی مواد سے ہو بہو نقل کرنے سے اجتناب کیجیے۔

کل نمبر: 100 کامیابی کے نمبر: 40

امتحانی مشق نمبر 1

سوال نمبر 1- مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ مضمون کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔ (20)

(الف) ادب کے متعلق تنقیدی نقطہ نظر کی تبدیلی کی سخت ضرورت ہے۔ ادب کا اپنے ملک اور اس کی روایات سے گہرا رابطہ ہونا چاہیے۔ ادبی مطالعے کے لیے تربیت ذوق اور تعلیم ادب کے لیے مناسب مقام کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اچھی پبلک اچھے ادب کی محرک بن سکتی ہے اور پھر اچھے ادیب اپنی قوم کو اچھا بنانے میں بھی نمایاں حصہ لے سکتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ تبھی ہو گا کہ پہلے اردو میں نقطہ نظر کی ایسی روایات پیدا ہوں، جو تازہ ہونے کے باوجود اپنی پرانی روایتوں سے وابستہ ہوں اور ان کے سامنے فقط ایک ہی مقصد ہو...... انسان کی مدد۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی انسان کی دکھوں میں اضافہ کرنا، اس کا مقصد نہ ہو۔ اس کا مقصد انسان کو یقین اور اطمینان کے راستوں پر چلانا ہو، محض دکھوں کی تجارت اور غموں اور برائیوں کا کاروبار کسی اعلیٰ ادب کے لیے وجہ افتخار نہیں بن سکتا۔

(ب) 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے پھر اپنے قدم جمانے کی کوشش کی، لیکن انگریزی اقتدار مستحکم ہو چکا تھا، اس لیے انہیں کامیابی نہ ہو سکی۔ اس زمانے میں سرسید نے مجبوراً انگریزوں سے مفاہمت کو غنیمت جانا اور مسلمان قوم کی اخلاقی اور تہذیبی اصلاح پر توجہ دی اور ان کے دلوں سے احساس کمتری کو دور کرنے کی کوشش بھی کی۔ 1885ء میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی اور ظاہر یہ کیا کہ وہ ملک کی تمام قوموں کو ان کے حقوق دلوائیں گے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ان کے کاروبار سے بھی محروم کرنے کی کوشش کی اور وہ سرکاری ملازمتوں پر بھی قابض ہو گئے، نیز انہوں نے مسلمانوں کی مشترکہ زبان اردو کے مقابلے میں ہندی کو قائم کر دیا۔ سرسید نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی اس کانگریس اور ان کی سیاست سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی اور ان کے ایک دوست مولانا محمد قاسم نے دیوبند میں مسلمانوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ دی۔ پھر سرسید کے ایک رفیق نواب وقار الملک نے 1906ء میں کل ہند مسلم لیگ کے نام سے مسلمانوں کی ایک الگ تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ یہ تنظیم ڈھاکے میں قائم ہوئی تھی، جہاں ہندوؤں نے سازش کر کے مسلمانوں کو زک پہنچانے کے لیے مشرقی بنگال اور آسام کا وہ صوبہ جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، ختم کرا دیا اور 1911ء میں اسی علاقے کو پھر بنگال میں شامل کرا دیا۔

سوال نمبر 2- عبادت بریلوی کے مضمون ''ادب اور تہذیبی روایات'' کا خلاصہ لکھیں۔ (10)

سوال نمبر 3- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ (20)

کوئی میرے دل سے پوچھے، تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی، جو جگر کے پار ہوتا
یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا
کہوں کس سے میں کہ کیا ہے، شب غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا
ہوئے ہم جو مر کے رسوا، ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

سوال نمبر 4- ''مجاز مرسل کی تعریف'' اور چار مثالیں بھی دیں۔ (10)

سوال نمبر 5- ''سیاست'' کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیں۔ (10)

سوال نمبر 6- یوم دفاع کے موقع پر منعقد ہونے والی تقریب کی روداد لکھیں۔ (10)

سوال نمبر 7- مختصر جواب دیں۔ (10)

(الف) ''حمد'' کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

(ب) ''مثنوی'' کا لغوی مطلب کیا ہے؟

(ج) ''حسن مطلع'' سے کیا مراد ہے؟

(د) ''مقطع'' کسے کہتے ہیں؟

(ہ) ''مطلع'' سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر8- سید محمد جعفری کی نظم ''کھڑا ڈنر'' کا خلاصہ لکھیں۔ (10)

کل نمبر:100 کامیابی کے نمبر:40

امتحانی مشق نمبر2

سوال نمبر1- حوالہ متن اور سیاق وسباق کے تناظر میں مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔ (20)

(الف) تو نے تو فرض پر محبت کو..................اور..................ملک پر زندگی کو قربان کر کے انسانوں کو سکھا دیا کہ دنیا میں کس طرح جینا اور کس طرح مرنا چاہیے۔

(ب) پاکستان جو میری پناہ گاہ ہے، جو میرا گھر ہے، میرا وطن ہے، جس نے مجھے اور میری نسلوں کو ایک حال اور ایک مستقبل کی ضمانت دے رکھی ہے اور جو ایک عظیم نصب العین، ایک عظیم منزل، ایک عظیم میدان کار ہے۔

ج۔ خواجہ حافظ پر جو اشعار میں نے لکھے تھے، ان کا مقصد محض ایک لٹریری اصول کی تشریح اور توضیح تھا۔ خواجہ کی پرائیویٹ شخصیت یا ان کے معتقدات سے سروکار نہ تھا، مگر عوام اس باریک امتیاز کو سمجھ نہ سکے اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر بڑی لے دے ہوئی۔

د۔ ابھی تک تمہیں پتا نہ چلا کہ سب سے خراب چیز کون سی ہے؟ 'لالچ' سب سے خراب چیز ہے۔ سب کو خوار کر دیتی ہے تم نے بھی لالچ میں آ کر اپنا حال دیکھا۔

سوال نمبر2- مختصر جواب دیں۔ (20)

(i) غلامی میں انسان کیوں ترقی نہیں کر سکتا؟

(ii) مکمل ادب سے کیا مراد ہے؟

(iii) مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

پامال۔ عداوت۔ رازمرگ۔ بے مروت

(iv) یک بابی ڈرامے سے کیا مراد ہے؟

(v) 'سرکاری دکان' اور 'پرانے محل' کس کے ڈرامے ہیں اور ان ڈراموں کا موضوع کیا ہے؟

سوال نمبر3- خالی جگہ میں درست لفظ تحریر کر کے جملے کو مکمل کریں۔ (05)

1- خواجہ معین الدین اپنے ریڈیو پروگرام کی وجہ سے..................پر مجبور ہوئے۔ (لکھنے، ہجرت)

2- خواجہ معین الدین کا پہلا ڈرامہ..................تھا۔ (پرانے محل، نیا نشان)

3- خواجہ معین الدین کے ڈراموں میں ماحول کی کمزوریوں پر گہرا، مگر شگفتہ..................ملتا ہے۔ (طنز، شعور)

4- خواجہ معین الدین کے ہاں اصلاح..................کا عنصر غالب ہے۔ (تبلیغ، مقصدیت)

5- خلوص اور..................ان کا تحریر کا خاص وصف ہے۔ (انسان دوستی، ایمان داری)

سوال نمبر4- مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی لکھیں، ان پر اعراب لگائیں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔ (15)

اقوام مغرب، جمعیت، سجدہ شکر، مؤثر ترین، چنداں

سوال نمبر5- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ (10)

اس راہ میں جو کچھ کھاتے ہیں اس کھانے کو بھی منگوا لو
سب ساتھی پہنچے منزل پر اب تم بھی اپنا رستہ لو
تن سوکھا، کبڑی پیٹھ ہوئی، گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارہ باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

سوال نمبر6- مرثیہ کے مختلف اجزاء کی وضاحت کریں اور جہاں ضروری ہو شعری مثالیں بھی دیں۔ (15)

سوال نمبر7- مندرجہ ذیل پیراگراف کو توجہ سے پڑھیں اور اس کی تلخیص کریں اور اس کا مناسب عنوان بھی تجویز کریں۔ (15)

اردو ادب کی ایک طویل تاریخ ہے جس کے نمونے برعظیم پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں ملتے ہیں اور ہر علاقے کے ادبی نمونے گہری مماثلت کے باوجود ساخت و مزاجد کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔ اسی کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ابھی زبان پانی تشکیل کے دور سے گزر رہی تھی اور اس معیار تک نہیں پہنچی تھی، جہاں زبان کا ادبی معیار علاقائی و مقامی سطح سے اٹھ کر عالمگیر ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ جہاں جہاں یہ زبان پہنچی، وہاں وہاں علاقائی اثرات کو جذب کر کے اپنی شکل بناتی رہی۔ اس کا ایک ہیولیٰ سندھ و ملتان میں تیار ہوا، پھر یہ لسانی عمل سرحد و پنجاب میں ہوا، جہاں سے تقریباً دو صدی بعد یہ دہلی پہنچا اور وہاں کی زبانوں کو جذب کر کے اور ان میں جذب ہو کر سارے برعظیم میں پھیل گیا۔ گجرات میں یہ زبان گجری کہلائی۔ دکن میں اسے دکنی کے نام سے پکارا گیا۔ کسی نے اسے زبانِ ہندوستان کہا کہ یہ ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ کسی نے اسے ہندی یا ہندوی کہا۔ کسی نے اسے لاہوری یا یا دہلوی کے نام سے موسوم کیا۔ اسی حساب سے کسی نے اس کا رشتہ ناتا برج بھاشا سے جوڑا۔ کسی نے اسے کھڑی بولی سے ملایا۔ کسی نے اسے زبان پنجاب کہا۔ کسی نے سندھی سرائیکی کے علاقے کو اس کا مولد بتایا۔ مختلف زبانوں سے اس کا یہ تعلق اور مختلف زبانوں کے علاقوں کا اس زبان پر دعویٰ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے سب سے فیض اٹھا کر اپنے وجود کو انفرادیت بخشی ہے۔ اسی لیے یہ زبان برعظیم کی سب زبانوں کی زبان ہے اور ہمیشہ کی طرح آج بھی سارے برعظیم کی واحد لنگوا فرینکا ہے۔